قُلی
طیبہ ساجد
PLATFORM
2
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

قُلی

از

طیبہ ساجد

www.novelsclubb.com

رات کا وقت تھا۔ ہر شے کو آسمان کی سیاہی نے چھپا دیا تھا۔ آسمان پر چمکتے تاروں کو کالے بادلوں نے اپنی آغوش میں لے لیا۔ ہلکی ہلکی چلتی ہوا رات کے اس پہر بھلی لگتی تھی۔ ویران سڑکوں پر لوگ نہ ہونے کے برابر تھے۔ کہیں کہیں سٹریٹ لائیٹس جلتی بجھتی دیکھائی دے رہی تھیں۔

ایسے میں اس ریلوے سٹیشن پر سناٹا تھا۔ دور کہیں ریل گاڑی کی سیٹی بجتی سنائی دیتی اور پھر سناٹا چھا جاتا۔ نلکے سے گرتے پانی کی ٹِپ ٹِپ کے ساتھ، کتوں کے بھونکنے کی آواز بھی سماعت سے گزرتی۔

www.novelsclubb.com

ایک سٹال سے تھوڑا آگے بینچ پر وہ اپنی کالی چادر اوڑھے لیٹا تھا۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ سو رہا ہے۔اسٹیشن کے فرش پر جگہ جگہ کوئی نہ کوئی سوتا دیکھائی دے رہا تھا۔ دفعتاً بینچ پر لیٹے وجود میں جنبش ہوئی۔اپنے چہرے سے چادر ہٹا کر وہ کہنی کے بَل اونچا ہوا تو سامنے زمین پر بیٹھے ایک کتے کو خود کو تکتے پایا۔کتے کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"کیا چاہیے۔۔۔؟"

سرگوشی نُما آواز میں اس نے کتے سے ایسے پوچھا جیسے ابھی وہ اسی کی زبان میں اسے جواب دے گا۔اپنی سیاہ آنکھوں کو چھوٹا کئے وہ چند لمحے اسے تکتا رہا جب کتے نے کوئی خاطر خواہ عمل نہ کیا تو اس نے بینچ کے پیچھے پڑی ہڈی اٹھا کر اس کی طرف اُچھال دی اور دوبارہ لیٹ کر چادر تان لی۔

چند منٹ بعد اس نے چادر ہلکی سی سرکائی تو وہ کتا وہیں بیٹھا نظر آیا اور ہڈی اس سے کچھ فاصلے پر ایسے ہی پڑی تھی۔کچھ دیر بعد اس نے اُکتا کر رُخ بدل لیا۔پیچھے وہ کتا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ناجانے کتنی دیر ایسے ہی بیٹھا رہا۔ فجر کی پہلی صدا پر وہ آگے جھکا ہڈی منہ میں دبا کر بائیں طرف بڑھ گیا۔

\-------------------------

"اُٹھو نالائقوں، ناحرکتوں۔ ریل گاڑی آنے والی ہے۔ تم لوگ اِدھر بستر توڑو گے تو مزدوری تم لوگوں کا باپ کرے گا۔ اُٹھو۔"

وہ مونچھوں والا آدمی ان سب کے اوپر لی ہوئی چادروں پر رومال مارتا اِنہیں مسلسل آوازیں دے رہا تھا اور وہ سب ساکت ہوئے لیٹے تھے۔ کسی ایک کے وجود میں جنبش نہیں ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں کہتا ہوں اٹھو سالوں، حرام خوروں۔ نشے وشے کرنے لگ گئے ہو کیا۔ اٹھنا حرام ہے کیا تم لوگوں پر۔ جو آنکھیں نہیں کھل رہی۔ اُٹھو۔"

وہ ابھی بھی رومال مارتا آوازیں دینے میں مصروف تھا۔اُسی وقت لڑکی کی آواز اسپیکر سے پلیٹ فارم پر گونجی۔

”قاسم پور سے آنے والی ٹرین پندرہ منٹ بعد پلیٹ فارم نمبر ۲ پر پہنچے گی۔ قاسم پور سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

وہ دوسری دفعہ اعلان کر رہی تھی جب ان سب کے وجود ہلے۔فرش پر لیٹے ایک وجود پر سے چادر ہٹی اور وہ اٹھ کر بیٹھا پھر اونچی آواز لگائی۔

”اٹھو یاروں،روزی روٹی کا سوال ہے۔۔۔“

فوراًسب اٹھے۔اس نے بھی خود پر سے چادر ہٹائی تو نیلا آسمان واضح ہوا۔آسمان کا رنگ بتا رہا تھا کہ فجر قضا ہوئے ابھی کچھ ساعتیں ہی بیتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

”چلو اُٹھو سارے، پانچ منٹ کے اندر اندر سب مجھے پلیٹ فارم نمبر ۲ پر نظر آؤ۔ جو نہ آیا وہ اپنا صبح کا ناشتہ اپنی جیب سے کرے۔ ناحرکتوں کیلئے میرے پاس روٹی نہیں ہے۔“

ان سب کو تنبیہی لہجے میں کہہ کر وہ اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا بائیں طرف بڑھ گیا۔ تبھی دائیں طرف سے ایک پندرہ، سولہ سالا لڑکا بھاگتے ہوئے ان سب کی طرف آیا۔ وہ دیکھ سکتا تھا کہ وہ لڑکا اس کے بینچ سے کچھ فاصلے پر نیچے فرش پر بیٹھے اِس کے ساتھی کے قریب آکر بیٹھا اور اُس کی طرف دیکھتے ہوئے بڑی اُمید سے پوچھنے لگا۔

”آج تو آپ مجھے اپنے ساتھ لے کر جائیں گے نا۔۔۔“

”ارے یار۔۔۔۔“ اس نے اُکتا کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ پھر بچے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پچکارنے والے انداز میں بولا۔

”دیکھ بیٹا۔۔۔۔۔۔اِدھر تیرا کچھ نہیں بننا۔ تو جہاں سے آیا ہے وہاں واپس چلا جا۔ ننھی سی تیری جان ہے۔ تو یہ مشقتیں سہہ نہیں پائے گا۔“

www.novelsclubb.com

کہہ کر اپنی چادر جھاڑتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔بچہ بھی ساتھ ہی کھڑا ہوا لیکن اُس کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ بینچ پر اس کے قریب آیا جو خاموشی سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔

”چل یار اٹھ، روٹی کا سوال ہے۔۔۔۔“

چادر جھاڑ کر کندھوں کے گرد لپیٹتے ہوئے وہ بھی اُٹھ کر اِس کے ساتھ چل دیا۔

ابھی وہ دو قدم ہی چلے تھے جب وہ بچہ وہی کھڑا بولا۔

”مجھے آزما تو لیں۔۔۔۔۔۔“

اِس کے قدم رُکے۔اِسے رُکتا دیکھ کر اس کا ساتھی بولا۔

”چل چلیا، اے ہٹن والا نئیں آ۔۔۔۔“

”رُک۔۔۔۔۔۔“ اسے کہہ کر وہ مڑا اور قدم قدم چلتا بچے کے سامنے آ رُکا۔

”پتہ ہے آزمائش کیا ہوتی ہے۔۔۔؟“

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے لہجے کی ٹھنڈک بچے کی ہڈیوں میں سنسنی دوڑ گئی۔ لیکن اس نے پھر بھی گردن اکڑا کر سر اثبات میں ہلایا۔ جواباً اُس نے ہنس کر سر جھٹکا۔ پھر دو قدم آگے بڑھتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسی ٹھنڈے لہجے میں بولا۔

"نہیں تم نہیں جانتے آزمائش کیا ہوتی ہے۔ جب زندگی آزماتی ہے نہ پھر وہ آپ کی معصومیت، آپ کا سکون، یہاں تک کہ آپ کی ذات تک کو بھی نہیں بخشتی۔"

"میں نے کہا نہ۔۔۔ میں ہر چیز کا مقابلہ کر سکتا ہوں۔۔"

وہ بچہ بضد تھا۔ اس نے گہری سانس لی پھر اوپر سے نیچے تک اس بچے کو دیکھا۔ وہ دھول لگی جینز پر سیاہ شرٹ پہنے ہوئے تھا۔ بھوری آنکھیں اور ماتھے پر گرتے سیاہ بالوں کے ساتھ اس کے چہرے پر ایک معصوم سا تاثر تھا۔ وہ پچھلے دو دن سے اُس لڑکے کو اِسی پلیٹ فارم پر دیکھ رہا تھا۔

"اگر تمھیں لگے کہ تم ہر چیز کا مقابلہ کر سکتے ہو تو کل اِسی جگہ پر اسی وقت مجھے ملنا۔"

www.novelsclubb.com

کہہ کر لڑکے کو دیکھے بغیر وہ مڑا اور اپنے دوست کا ہاتھ پکڑ کر چل دیا۔

”چلے، یہ تم نے کیا کیا۔۔۔۔۔؟“

اس کا دوست حیران تھا۔

”بس اِس کا خود پر اعتماد دیکھنا چاہتا ہوں۔ لڑکا بہت ضدی ہے۔“

کہتے ہوئے وہ دونوں پلیٹ فارم نمبر ۲ پر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔

\-

ہر طرف بھگدڑ مچی ہوئی تھی۔ چاروں طرف لوگ ہی لوگ تھے۔ وہاں اتنا رش تھا کہ کانوں پڑتی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ عجیب نفسا نفسی کا عالم تھا۔ جہاں لوگ اپنے عزیز و اقارب کو ڈھونڈھنے کے ساتھ ساتھ اپنے سامان کی بھی حفاظت کر رہے تھے وہیں کافی لوگ اپنا سامان ٹرین میں منتقل کر رہے تھے۔ چند لمحے بعد سیٹی

www.novelsclubb.com

بجی اور کچھ دیر بعد ٹرین پلیٹ فارم کی حدود سے باہر نکل گئی۔ ریلوے سٹیشن پر پھر وہی سناٹا چھا گیا بس وہاں کے رہنے والوں کی زندگی میں اتنی ہی ہل چل تھی۔

سامان اٹھانے والے تھک ہار کر بنچوں پر بیٹھے تھے۔

"میں تو تنگ آگیا ہوں اس زندگی سے۔ جہاں اتنی بے سکونی ہے۔"

بینچ پر بیٹھے چار مردوں میں سے ایک نے کہا تھا۔ تین ان کے پاس نیچے فرش پر بیٹھے تھے۔ جن میں سے ایک وہ بھی تھا۔ چلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیوں کیا ہوا شوکت۔۔۔۔۔"

چلا ہی بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمھارا سر نہیں پھٹتا شور سے۔۔۔"

"ہنہ۔۔۔۔" جواباً اُس نے استہزائیہ ہاتھ جھلایا۔ "کیا تم نے نہیں سنا کہ غم کو سہنے میں بھی قدرت نے مزہ رکھا ہے۔۔۔"

مجمعے سے واہ واہ کی آوازیں اٹھی تھیں۔ لیکن شوکت بدمزہ ہوا۔

”چلیے، تم کبھی مایوس کیوں نہیں ہوتے۔۔۔۔“

”دیکھو یاروں، زندگی میں ایک اصول بنالو۔ ہر چیز کو مثبت سوچ سے پَرکھو پھر کسی بھی طرح کی زندگی جنت لگے گی۔ مشکلات کم اور آسانیاں بڑھتی ہوئی محسوس ہوں گی۔“

ابھی وہ کہہ ہی رہا تھا جب ایک کتا بھاگتا ہوا اس کی طرف آیا اور اس کے قریب بیٹھ کر اس کے گھٹنے چاٹنے لگا۔ اِس نے بھی جواباً اُس کی پشت پر ہاتھ پھیرا۔

”تمھیں کتے اس لئے پسند ہیں نہ کیونکہ کتے وفادار ہوتے ہیں۔۔۔؟“

ہجوم میں سے کوئی یہ منظر دیکھ کر بولا تھا۔

”جانور کو وفادار بنا کر اپنے مقصد کیلئے استعمال کرنے والے انسان بزدل کہلاتے ہیں۔۔۔۔“

www.novelsclubb.com

وہ رُکا۔ ہلکا سا مسکرایا جیسے کوئی یاد آیا تھا۔

"اور جانور تو معصوم ہوتے ہیں کیونکہ وہ اشرف المخلوقات نہیں ہیں۔ اصل بھیڑیا تو انسان ہے جو اشرف المخلوقات ہو کر بھی بے حسی کی انتہا پر ہے۔"

کہتے ہوئے وہ اٹھا اور کتے کا پٹہ پکڑ کر پٹری کی طرف بڑھ گیا۔ پیچھے مجمعے میں خاموشی چھا گئی تھی کیونکہ پوچھنے والے کو اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا۔

\-

"تم آج میرے ساتھ چلو گے۔ میں تمھیں کام بتاؤں گا تم وہ کرو گے ٹھیک۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

"جی جی۔۔۔۔۔"

اُس کی ہدایت پر بچے نے جلدی جلدی سَر اثبات میں ہلایا۔

وہ اِسے لئے پلیٹ فارم نمبر ۲ کی طرف بڑھا۔وہاں لوگوں کا رش لگ چکا تھا کیونکہ کچھ ہی دیر میں ٹرین پہنچنے والی تھی۔یک دم اتنے لوگوں کو دیکھ کر وہ ذرا گھبرا گیا۔ اس نے گردن موڑ کر چلے کو دیکھا تو وہ بالکل ہشاش بشاش نظر آرہا تھا۔ہاتھ بڑھا کر اس نے شرٹ کے اوپر لے دو بٹن کھولے۔ابھی چند لمحے ہی مزید گزرے تھے جب وہ بول اٹھا۔

"مزید کتنا وقت لگے گا۔۔"

"بس کچھ دیر اور۔۔۔۔۔۔۔۔"

کہہ کر وہ پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ باتوں میں مگن ہو گیا۔بچہ ضبط سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

"کچھ کھالیں تب تک۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر مزید گزری تو اس نے چلے کا ہاتھ ہلایا۔اس نے دیکھا بچے کے کندھے ڈھلک چکے تھے۔

"بس اتنی ہی ہمت تھی۔۔۔؟"

بات کے آخر میں اس نے استہزائیہ سر جھٹکا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔"

بچہ فوراً سیدھا ہوا۔کندھے بھی اکڑا لئے۔بھوک تو اسے لگی ہوئی تھی لیکن اب مزید کہنا اپنی بے عزتی کے برابر تھا۔سو چُپ رہا۔چند لمحے مزید سرکے تو سیٹی بجتی سنائی دی اور ٹرین پلیٹ فارم پر اُتری۔یک دم بھگدڑ مچ گئی۔یہ سارے ساتھی ٹرین کی طرف بھاگے۔بچہ بھی ساتھ ہی بھاگا۔ایک فیملی نے انہیں روکا۔

"چھوٹے،اِدھر یہ بیگ اٹھا۔"

چلیے نے اسے ایک بیگ اٹھانے کا کہا اور خود گتے کا ایک بڑا سا ڈبہ اپنے سر پر اٹھائے ٹرین کی طرف بڑھا۔ بچے نے دیکھا بیگ کافی بڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ جُھکتا لوگوں کے رَش میں سے کسی نے اسے دَکھا دیا۔ اِس کا سر چکرا یا۔ پاس کھڑے لڑکے کا بازو پکڑ کر وہ گرتے گرتے بچا تھا۔ کمزوری اور بھوک کی وجہ سے اسے زور کا چکر آیا تھا۔

"جلدی اٹھاؤ ہمیں دیر ہو رہی ہے۔"

اُس فیملی میں سے ایک عورت بولی تھی۔ بچے کا دل کیا وہ بھاگ جائے۔ وہ اس حالت میں اتنا بھاری بیگ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ لیکن پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے کانوں میں وہ الفاظ گونجے۔

www.novelsclubb.com

"میں ہر چیز کا مقابلہ کر سکتا ہوں۔"

"مجھے آزما تو لیں۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ضد۔وہ کو د اعتمادی۔وہ لڑکے کا بازو چھوڑ کر آگے بڑھا۔وہ لڑکھڑایا لیکن اب کی بار کسی کا سہارا لئے بغیر وہ جُھکا اور بیگ اٹھایا۔اِرد گرد کا رَش، شور، بیگ کا وزن اور کمزوری۔اسے اپنے اس فیصلے پر پچھتاوا ہونے لگا۔اِرد گرد کی آوازیں آنا بند ہو گئیں۔اسے محسوس ہوا اب اس کے ساتھ چلا بھی کچھ اٹھائے چل رہا ہے۔

اور پھر اس نے دیکھا رَش کو چیرتے ہوئے ایک کتا اس طرف بڑھ رہا تھا۔وہ چلتا گیا لیکن اِس کی رفتار آہستہ ہو گئی۔

"کیا کر رہے ہو۔جلدی کرو۔ٹرین نکل جائے گی۔"

بہت دور سے اسے چلے کی آواز آ رہی تھی۔وہ چلتا گیا اور ایک وقت ایسا آیا جب چلتے چلتے کتا اس کی ٹانگوں سے آ کر ٹکرایا اور بسس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں اس کا ضبط جواب دے گیا۔اس نے سر پر رکھے بیگ کو پکڑے دونوں ہاتھ چھوڑے۔بیگ پیچھے کی جانب گرا اور وہ رَش میں سے جگہ بناتا بھاگ گیا۔

"ہمارا سامان۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اوئے چھوٹے۔۔۔۔۔"

"بیگ پکڑو کوئی۔۔۔۔۔۔"

پیچھے بہت سی آوازیں بلند ہوئیں۔ لیکن وہ بس سرپٹ دوڑے جا رہا تھا۔ وہ یہاں سے بہت دور جانا چاہتا تھا۔ شور سے دور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لوگوں سے دور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہت دور۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر طرف نیم اندھیرا تھا۔ یہ پلیٹ فارم کا آخری حصہ تھا جہاں لوگ کم ہی آتے تھے ۔چونکہ اگلی ٹرین اب صبح فجر کے بعد آنی تھی اسی لئے اس وقت اِدھر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ وہ پلیٹ فارم کے دہانے پر پاؤں لٹکا کر بیٹھا سر اٹھا کر آسمان پر چمکتے تاروں کو دیکھ رہا تھا جب اُسے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ اُس نے چونک کر گردن موڑی۔

www.novelsclubb.com

نوارد کو دیکھ کر اس نے گہری سانس لی۔وہ صبح سے اسے ڈھونڈھ رہا تھا اسی لئے اس کے ساتھ آ بیٹھا۔چند لمحے دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔

"کب سے دیکھ رہا ہوں۔تم اِدھر بیٹھے ہو۔۔۔۔۔"

چلے نے خاموشی کو توڑا۔

"کیوں بیٹھے ہو۔۔۔"

"پتہ نہیں۔۔۔۔۔"

اس نے گردن موڑ کر لڑکے کو دیکھا۔ویران آنکھوں سے چاند کو تکتے وہ کم عمر چہرے سے بیزار لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نام کیا ہے تمھارا۔۔۔۔۔؟"

"احمد۔۔۔۔۔اور صبح والی حرکت کیلئے مجھے معاف کر دینا۔"

چلا ہلکا سا ہنسا۔

”رہنے دو ویرے۔۔۔۔ بڑے دیکھے ہیں تمھارے جیسے۔۔۔“

خاموشی میں اس کی آواز کے ساتھ دور کہیں سے پانی ٹپکنے کی آواز بھی آرہی تھی۔

”یہاں کی زندگی اتنی آسان نہیں ہے۔ چھوٹی سی خطا ہی پر دو وقت کا کھانا نہ ملنا، برائے نام نیند، ہر وقت کا شور، لوگوں کی بھگدڑ، ٹھنڈا فرش اور کتوں کے ساتھ گزارا کرنا۔ یہ اتنا آسان نہیں ہے جتنا تم نے سمجھ کر اِس جگہ پر قدم رکھا تھا۔ تم کیا سمجھے تھے بِنا کوشش کئے تم یہ کام کر سکتے ہو۔۔۔ نہیں احمد۔۔۔۔ زندگی میں ہر کام مسلسل محنت اور کوشش مانگتا ہے چاہے وہ سوئی میں دھاگا پرونا ہو یا بزنس چلانا سمجھے۔۔۔۔؟“

آخر میں اس نے احمد کا کندھا تھپک کر پوچھا۔ جواباً اُس نے خاموشی سے سر اثبات میں ہلایا۔

”چلو، اب بتاؤ۔ گھر سے کیوں بھاگے تھے۔ ابا نے موٹر سائیکل لے کر نہیں دی یا موبائل۔۔۔۔“

جواباً احمد نے اتنی تیزی سے گردن موڑ کر اسے دیکھا کہ اس کی گردن کی ہڈی چٹخنے کی آواز آئی۔ وہ حیران ہوا تھا۔

"آپ کو کیسے۔۔۔۔۔۔؟"

"کہا نہ بڑے دیکھے ہیں تم جیسے۔ میں پہلے دن ہی سمجھ گیا تھا کہ تم ضد میں یہاں آئے ہو، محنت کرنے نہیں۔ بس تمھارے گھٹنے ٹیکنے کا انتظار کر رہا تھا اور وہ آج ہو گیا۔"

جواباً احمد نے شرمندگی سے سر جھکا دیا۔ چند لمحے دونوں کے درمیان پھر خاموشی رہی پھر وہ سر جھکائے آہستگی سے بولا۔

"ٹرپ کیلئے پیسے نہیں دیئے تھے۔ کافی جھگڑا ہوا پھر بس گھر چھوڑ دیا۔"

"گھر سب جانتے ہیں۔۔۔؟"

"ہاں، یہی کہہ کر آیا تھا کہ خود کما لوں گا۔ لیکن اب احساس ہو رہا ہے کہ ماں باپ اولاد کی تعمیرِ زندگی میں وہ کردار ادا کرتے ہیں جس کے بغیر شاید اولاد زندگی کا ایک قدم بھی نہ اٹھا پائے۔"

چلبے نے دیکھا وہ بہت یاسیت سے کہہ رہا تھا۔

"ہو سکتا ہے اُن کے پاس اُتنی رقم نہ ہو۔"

"پیسے بہت ہیں اُن کے پاس۔ بس وہ دینا نہیں چاہتے تھے۔"

اب احمد تلخی سے بولا تھا۔

"اچھا چلو جو بھی تھا۔ اب تو واپس گھر جاؤ گے نہ۔۔؟"

www.novelsclubb.com

احمد قدرے ڈھیلا پڑا۔ پھر آہستہ سے سر ہلایا۔

"ہاں بس آج رات۔ صبح چلا جاؤں گا۔"

"گڈ اور آئندہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھر سے نہیں بھاگنا۔ سنا۔۔۔؟"

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔"

اگلے چند لمحے پھر وہ سر اٹھائے آسمان کو دیکھتے خاموش رہے۔

"کبھی میتھس پڑھا ہے۔۔۔۔؟"

چلےسنے پوچھا۔احمد کو لگا اب وہ اِس کی پڑھائی کے بارے میں جانچے گا۔

"ہاں، کیوں؟"

"میتھس نہ ہماری زندگی جیسا ہوتا ہے۔ جیسے ہمیں میتھس میں پوزیٹو رہنا پڑتا ہے ویسے ہی زندگی میں بھی پوزیٹو رہنا پڑتا ہے۔جیسے میتھس میں ایک نیگیٹو سائن سے سارا جواب غلط ہو جاتا ہے ویسے ہی زندگی میں بھی ایک منفی سوچ سے تصویر کا رُخ بدل جاتا ہے۔۔۔۔۔"

وہ رُکا۔ پھر چہرہ اس کی طرف موڑ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

"میری ایک نصیحت ہمیشہ یاد رکھنا۔ہمیشہ مثبت سوچنا کیونکہ بعض اوقات ہم محض اپنی انا کی خاطر بہت سے خوبصورت رشتے کھو دیتے ہیں۔"

"جی میں سمجھ گیا۔ویسے۔۔۔۔۔"

اب کے احمد نے اِس کی طرف رُخ موڑا۔

"آپ نے گھر کیوں چھوڑا۔اِدھر کیوں ہیں آپ۔۔۔۔"

ان سب میں پہلی بار چلے کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا۔پھر وہ ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ لئے بولا۔

"میں یتیم خانے سے بھاگا تھا۔تنگ آگیا تھا اُدھر۔مجھے نہیں پتہ میرے ماں باپ کون ہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اور نام کیا ہے آپ کا۔۔۔۔"

"سب چلا بلاتے ہیں۔۔۔۔"

"وہ تو سب بُلاتے ہیں۔ سہی نام کیا ہے۔۔۔؟"

اب کے چلے نے بھی رُخ اس کی طرف موڑا۔ دونوں کی نظریں ملی۔ چلے نے کچھ کہنے کیلئے لب واہی کئے تھے جب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کُلی نمبر بارہ۔۔۔۔۔"

کوئی آواز لگاتا اِس طرف آیا تھا۔ وہ دونوں بھی گھوم کر اُس طرف متوجہ ہوئے۔

"تمھیں اُستاد بُلا رہا ہے۔"

لڑکے نے قریب آکر اطلاع دی۔ وہ دونوں کھڑے ہوئے۔

"تم چلو، میں آتا ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

لڑکے کو کہہ کر وہ احمد کی طرف متوجہ ہوا۔

"یہ ہے میرا نام۔ پہلے جو بھی تھا اب میری پہچان یہی ہے۔ کُلی نمبر بارہ اور میں اس پہچان سے بہت خوش ہوں۔"

کہہ کر وہ مڑ گیا۔ پیچھے احمد وہیں کھڑا رہ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اب وہ زندگی میں کبھی چلبے سے دوبارہ نہیں ملے گا۔ لیکن وہ یہ دن بھی ہمیشہ یاد رکھے گا۔ دوسری طرف چلبے نے اُس لڑکے کے پیچھے چلتے ہوئے مُسکرا کر سوچا تھا۔

"یہ ضروری تو نہیں ہے نا کہ آپ کی زندگی کے بارے میں آپ کے اِرد گرد کے تمام لوگ جانیں۔۔۔؟"

(کُلی لکھنے کا مقصد لوگوں کو ایک ایسے طبقے سے متعارف کروانا ہے جو بہت مشکل زندگی گزار رہے ہیں۔ دوسری طرف یہ کہانی ایسے کم عمر لڑکوں کیلئے ہے جو چھوٹی

www.novelsclubb.com

چھوٹی باتوں پر اپنی انا کی وجہ سے گھر چھوڑ کر یاں تو چوری کرنا شروع کر دیتے ہیں
یاں اپنے طور پر کمانے کی سوچتے ہیں۔)

www.novelsclubb.com